بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1

Part 10 کیمیائے سعادت

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ قناعت کی فضیلت بیان فرماتے ہیں۔ بندوں سے مانگنا خلافِ حق ہے اور اللہ تعالیٰ سے شکوہ ہے۔ قناعت کے باعث درویشوں کے بہت اعلیٰ درجات اور مراتب ہوتے ہیں۔

امام غزالی فرماتے ہیں کہ چونکہ اللہ والا اپنی ضروریات کے باوجود سوال نہیں کرتا اس لئے اللہ والے کو بِن مانگے دینا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے اور مراتب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اگر کوئی ریاکاری کے طور پر دے گا تو یہ بے فائدہ ہے اور آخرت کے اجر سے خالی ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ~~اصحاب~~ اللہ والوں کے درجات ہوتے ہیں۔ ان کی نظر غیب پر ہوتی ہے اور اللہ ان کے دلوں میں معاملات ڈال دیتا ہے۔ اس سلسلے میں بھی ایک حکایت بیان کرتے ہیں۔

ایک شخص نے ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ کو سرِ بازار ہاتھ پھیلائے دیکھا۔ وہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں نے ان بزرگ کو ہاتھ پھیلائے دیکھا وہ مانگ رہے تھے۔ حضرت جنید بغدادی رح نے فرمایا کہ وہ تو خلق میں دعائے خیر کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے تھے مگر وہ شخص نہ مانا۔ پھر آپ نے ترازو منگوایا۔ سو درہم گن تول کر کوزے میں ڈالے اور پھر کچھ اور درہم بغیر گنتی اس میں ملا لئے۔ کہا کہ جاؤ ان کو دے کر آؤ۔ اس شخص نے جا کر ان کو سکوں والا کوزہ دیا۔ انھوں نے گن کر سو درہم اس شخص کو واپس کئے اور کہا جا کر ان کو واپس دے دو اور باقی غریبوں میں بانٹ دیئے۔

وہ شخص سو درہم والا کوزہ لے کر واپس آیا اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تعجب سے

پوچھا کہ یہ سب کیا ہے؟ فرمایا یہ سو درہم میں نے ثواب آخرت کی غرض سے بچا کر رکھے تھے انھوں نے واپس کر دیا کہ میں خود اپنے ہاتھ سے تقسیم کروں۔ باقی راہِ حق میں تھے وہ انھوں نے حاجت مند کو دے دیئے۔ سبحان اللہ۔ اللہ کے ولی زبان سے کہے بغیر دلوں کا حال جان لیتے تھے اور ذہنی طور پر ایک دوسرے سے رابطہ رکھتے تھے۔ کاش کہ ہم اولیائے کرام کی اعلیٰ صفات کے چاہنے والے اور عقیدت مند بن جائیں۔

حقیقتِ زہد اور اسکی فضیلت:

امام غزالی ایک مثال بیان فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس موسم گرما میں برف پیاس مٹانے اور پانی کو ٹھنڈا کرنے کے لئے موجود ہو۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں تمہاری اس برف کو سونے کے مول خریدنا چاہتا ہوں تو برف والا یہ سوچے گا کہ کیوں نہ آج گرم پانی پر گزارا کرلوں۔ سونا قیمتی چیز ہے اور یہ بے شک فائدے کا سودا ہے۔

دنیا کے حساب سے یہ کیفیت زاہد کی ہے۔ دنیا برف کی طرح پگھل پگھل کر فنا ہورہی ہے۔ آخرت فنا سے پاک ہے۔ تو یہ فانی دنیا اس کو بے کار نظر آتی ہے۔ آخرت سونے کی طرح قیمتی ہے اور دنیا برف کی مانند پگھل رہی ہے۔ وہ سونے کے عوض برف کو ترک کرتا ہے تو یہ غرض زہد کہلاتا ہے۔

آخرت کو اولیت دینا اور دنیا کو ترک کرنا زہد کہلاتا ہے شرط یہ ہے کہ یہ مباح چیزوں کے لئے ہو۔ ممنوعہ چیزوں سے پرہیز تو ویسے ہی ضروری ہے۔

اللہ والے دنیا کو اپنے اوپر طاری نہیں کرتے۔ جتنی ضرورت ہے زندہ رہنے کے لئے اتنا ہی اس دنیا کو برتتے ہیں

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ
بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین کو، ان کی جان کو،
اور مال کو آخرت کے بدلے خرید لیا ہے۔ اور اے مومنو!
خوشی مناؤ کہ یہ بڑی کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی معرفت کے طلب گار اپنی دنیا کو
آخرت کے بدلے بیچ دیتے ہیں۔ کس قدر خوش نصیب ہے وہ
بندہ جس کا خریدار اللہ ہے اور یہ تو بہت فائدے کا سودا ہے۔
اس سودے پر اللہ خود مبارکباد پیش فرماتا ہے۔
ترکِ دنیا کے بعد آخرت کی کامیابی ہی اللہ والے کے پیش نظر ہوتی ہے
اس کے بعد امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
اللہ کے مقرب بندے ہر حال میں اللہ کی خوشنودی کے متمنی رہتے
ہیں۔ اگر کسی کو اللہ نے اپنی عطا سے بہت مال و دولت عطا فرمائی
ہے تو بھی وہ اللہ والا ہے۔ دولت کی محبت اس کے دل میں
گھر نہیں کرتی۔ عارف کے پاس ایک لاکھ درہم ہوں تب بھی وہ
عارف ہی رہے گا۔ وہ اسے اللہ کی راہ میں ہی خرچ کرے گا کیونکہ
وہ خود مال کی محبت سے بے نیاز ہے۔

دوسرا عابد وہ ہے جس کے پاس مال نہیں مگر وہ اس کی تمنا
بھی نہیں کرتا۔ دونوں میں ایک بات مشترک ہے کہ دونوں لالچ
سے پاک ہیں۔

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ مالدار تھے اور کاروبار
میں جو کچھ نفع ہوتا ہر روز محتاجوں میں بانٹ دیا کرتے تھے۔
ایک روز نماز سے فارغ ہو کر انھوں نے مریدین سے کہا کہ کیا وجہ ہے آج
نماز میں لذت نہیں آئی یقیناً کوئی کمی رہ گئی ہے۔ بے چینی کے
عالم میں تھے وجہ سمجھ نہیں آرہی مال بھی تقسیم ہو چکا تھا۔ مصلیٰ
اٹھایا گیا تو پتہ چلا کہ گندم کا ایک دانہ جائے نماز کے نیچے رہ
گیا تھا۔ یہ تھے اللہ والے اور ان کی شان۔

معلوم ہونا چاہیے کہ برف کو سونے کے عوض فروخت کر دینا عقلمندی کا تقاضا ہے ۔ کوئی دنیا کا طلب گار ہے کوئی آخرت کا ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ دونوں میں سے کون زیادہ پائیدار ہے ۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ تین اسباب کی بنیاد پر ان حقیقتوں سے غافل رہتے ہیں اور آخرت کو بھول جاتے ہیں ۔

1) کمزور ایمان
2) شہوت اور لذتِ دنیا
3) غفلت اور تاخیر کی وجہ سے

شیطان انسان کو آسانی کی طرف ورغلاتا ہے اور رحمان انسان کو نیک کاموں کی طرف متحرک رکھتا ہے ۔ اسی لئے ضروری ہے کہ نیک کام کا دل میں ارادہ آتے ہی انسان کو کر لینا چاہیے، دیر نہ کرنی چاہیے تاکہ شیطان اس کو بہکا کر کام سے باز نہ رکھے ۔

زہد کی فضیلت کے باب میں امام غزالی رح فرماتے ہیں کہ دنیا کی دوستی کا شمار ہلاک کرنے والی چیزوں میں ہوتا ہے اور دنیا سے دشمنی نجات کا سبب ہے ۔

جب قارون اپنے اونٹ کو خوب سجا کر اس پر اپنے خزانوں کی کنجیاں لاد کر باہر نکلتا تھا تو کم عقل لوگ حسرت کی نگاہ سے دیکھ کر پکار اٹھتے تھے کہ کاش یہ حشمت و بڑائی ہمیں بھی نصیب ہوتی ۔ مگر وہ لوگ جنہیں فہم کی دولت عطا ہوئی وہ کہتے ہائے افسوس یہ تکبر میں پھنس کر رہ گیا ۔

جو آنکھیں اللہ حکمت کی بنیاد پر کھول دیتا ہے ، وہ آنکھیں کبھی دھوکا نہیں کھاتیں ۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس بات پر پابند کیا ہے کہ وہ آخرت پر نظر رکھے اور فانی دنیا کی لذتوں میں مدہوش ہو کر اپنی ابدی منزل آخرت کو فراموش نہ کر بیٹھے ۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر اللہ کی دوستی چاہتا ہے تو زاہد بن جا۔
قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ جس شخص کو اللہ راہِ راست پر ڈالنا چاہتا ہے، اس کے سینے کو کشادہ فرما دیتا ہے یعنی حق بات اس کو سمجھ میں آنے لگتی ہے۔
جو شخص دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے، اللہ اسے معرفت کی روشنی عطا فرماتا ہے، اس کے دل پر دانائی کے دروازے کھول دیتا ہے دنیا کی آلودگیوں سے بچا کر اس کو دارالبقا یعنی آخرت کی سیدھی راہ سمجھائی دیتا ہے۔

زاہد کا دل اس سرائے فانی سے بے زار ہو کر اپنے خالق حقیقی کے تصور میں گم رہتا ہے۔ موت سے پہلے موت کی تیاری میں لگا رہتا ہے۔ دنیا کو دارالعمل سمجھ کر آخرت کی تیاری کرتا ہے تاکہ آخرت کی شاندار کامیابی نصیب ہو۔ دنیا امتحان گاہ ہے اور آخرت وہ روزِ جزا ہے جب نتیجہ نکلے گا۔ زاہد کے لئے سو روپیہ پیسہ اور پتھر برابر ہیں۔ مال و دولت کی محبت اس کے دل پر اثر نہیں کرتی اور مال اس کے لئے اتنا ہی بے وقعت ہے جتنا کہ سڑک کے کنارے پڑا ہوا حقیر پتھر۔ دنیاوی مال فانی ہے اور آخرت کا مال باقی رہنے والا ہے
قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔ سورۃ الاعلیٰ
بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ۝ وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ۝
ترجمہ: تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ آخرت بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔

خلاصہ کیمیائے سعادت

نازیہ آکبانی ۔ ہوسٹن ۔ امریکہ